تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر اُستوار
لاکہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

بانی : اقتدار احمد مرحوم

۱۵ تا ۲۱ جون ۲۰۰۰ء

مدیر : حافظ عاکف سعید

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

آپؐ کی بعثت کے بعد دنیا کی رت بدل گئی' انسانوں کے مزاج بدل گئے' دلوں میں خدا کی محبت کا شعلہ بھڑکا' خدا طلبی کا ذوق عام ہوا' انسانوں کو ایک نئی دھن (خدا کو راضی کرنے اور خدا کی مخلوق کو خدا سے ملانے اور اس کو نفع پہنچانے کی) لگ گئی۔ جس طرح بہار یا برسات کے موسم میں زمین میں روئیدگی' سوکھی ٹہنیوں اور پتیوں میں شادابی اور ہریالی پیدا ہو جاتی ہے' نئی نئی کونپلیں نکلنے لگتی ہیں اور در و دیوار پر سبزہ اگنے لگتا ہے' اسی طرح بعثت محمدیؐ کے بعد قلوب میں نئی حرارت' دماغوں میں نیا جذبہ اور سروں میں نیا سودا سما گیا' کروڑوں انسان اپنی حقیقی منزلِ مقصود کی تلاش اور اس پر پہنچنے کیلئے نکل کھڑے ہوئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے انسانیت صدیوں کی نیند سوتے سوتے بیدار ہوئی اور اب اسے خدا طلبی اور خدا شناسی کے سوا کوئی کام ہی نہ تھا' شہر شہر' قصبہ قصبہ' گاؤں گاؤں بڑی تعداد میں ایسے خدا مست' عالی ہمت' عارفِ کامل' داعیٔ حق اور خادمِ خلق' انسان دوست' ایثار پیشہ انسان نظر آتے ہیں' جن پر فرشتے بھی رشک کریں۔ انہوں نے دلوں کی سرد انگیٹھیاں گرما دیں' عشق الٰہی کا شعلہ بھڑکا دیا' علوم و فنون کے دریا بہا دیئے' علم و معرفت کی محبت کی جوت جگا دی اور جہالت و وحشت' ظلم و عداوت سے نفرت پیدا کر دی' مساوات کا سبق پڑھایا' دکھوں کے مارے اور سماج کے ستائے ہوئے انسانوں کو گلے لگایا' ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بارش کے قطروں کی طرح ہر چپہ زمین پر ان کا نزول ہوا ہے' اور ان کا شمار ناممکن ہے۔

آپ ان کی کثرت (کمیت) کے علاوہ ان کی کیفیت کو دیکھئے' ان کی ذہنی پرواز' ان کی روح کی لطافت اور ذکاوت اور ان کے ذوقِ سلیم کے واقعات پڑھئے' انسانوں کیلئے کس طرح ان کا دل روتا' اور ان کے غم میں گھلتا ہے' کس طرح ان کی روح سلگتی تھی' انسانوں کو مصیبت سے نجات دلانے کیلئے وہ کس طرح اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالتے اور اپنی اولاد اور متعلقین کو آزمائش میں مبتلا کرتے تھے' ان کے حاکموں کو اپنی ذمہ داری کا کس قدر احساس اور محکوموں میں اطاعت و تعاون کا کس قدر جذبہ تھا' ان کے ذوقِ عبادت' ان کی قوتِ دعا' ان کے زہد و فقر' جذبہ خدمت اور مکارمِ اخلاق کے واقعات پڑھئے! نفس کے ساتھ ان کا انصاف' اپنا احتساب' کمزوروں پر شفقت' دوست پروری' دشمن نوازی' ہمدردی خلائق کے نمونے دیکھئے' بعض اوقات شاعروں اور ادیبوں کی قوت متخیلہ بھی ان بلندیوں تک نہیں پہنچتی' جہاں وہ اپنے جسم و عمل کے ساتھ پہنچے۔ اگر تاریخ کی مستند اور متواتر شہادت نہ ہوتی تو یہ واقعات قصے کہانیاں اور افسانے معلوم ہوتے۔ یہی در حقیقت انقلابِ عظیم محمد رسول اللہ ﷺ کا عظیم معجزہ اور آپؐ کی "رحمۃ للعالمینی" کا کرشمہ ہے۔

(مولانا سید ابو الحسن علی ندویؒ کی کتاب "نبی رحمتؐ" حصہ دوم" سے اقتباس)

اس شمارے میں

☆ اداریہ 2
☆ امیر تنظیم کا خطابِ جمعہ 3
☆ خبرنامہ افغانستان 4
☆ انڈونیشیا۔ نیا بوسنیا 5
☆ متحدہ محاذ کا مشاورتی اجلاس 7
☆ گوشۂ خواتین 8
☆ نامے میرے نام 9
☆ کاروانِ خلافت منزل بہ منزل 10
☆ متفرقات ✪

نائب مدیر :
فرقان دانش خان

معاونین :
☆ مرزا ایوب بیگ
☆ نعیم اختر عدنان
☆ سردار اعوان

نگران طباعت :
☆ شیخ رحیم الدین

پبلشر : محمد سعید اسعد
طابع : رشید احمد چوہدری
مطبع : مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ' لاہور
مقام اشاعت : 36۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور
فون : 3-5869501 فیکس : 5834000
سالانہ زرِ تعاون ۔/175 روپے

شمارہ : 23

قیمت : 3 روپے

اداریہ

مرزا ایوب بیگ

وزیر داخلہ کی ہرزہ سرائی

حکومت پاکستان کے وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے ایک امریکی اخبار نیویارک ٹائمز کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کو جدید ترقی پسند سیکولر سٹیٹ بننا ہو گا۔ اِنا للہ وَانا اِلیہ رَاجعون

انہوں نے مزید انکشاف کیا ہے کہ ہمارے دینی مدارس میں ایسی تعلیم دی جاتی ہے جس سے مغرب کے خلاف نفرت پیدا ہوتی ہے اور ان مدارس میں کشمیر' افغانستان اور چیچنیا میں مداخلت کے لئے عسکری تربیت بھی دی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بتدریج آگے بڑھتے ہوئے اس صورتِ حال کو کنٹرول کرنا ہو گا۔

ہم اپنے جدت پسند پروگریسو وزیر داخلہ سے سوال کرتے ہیں کہ اگر پاکستان کو سیکولر ریاست ہی بننا تھا تو سیکولر بھارت سے الگ ہونے کی کیا ضرورت تھی اور اس تقسیم کی خاطر کثیر تعداد میں جان و مال کی قربانی کیوں دی گئی اور لاکھوں جوان سال عورتوں کی بے حرمتی برداشت کر کے اپنے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ کیوں لگوایا گیا۔ وزیر داخلہ نے اس ہرزہ سرائی سے پاکستان کے نظریاتی تشخص پر کلہاڑا چلانے کی کوشش کی ہے اس سے ان کے امریکی آقا تو بہت خوش ہوں گے اور شاید اُن کی پشت پر دستِ شفقت بھی پھیریں لیکن جس ملک میں معین الدین حیدر برسرِاقتدار رہنے کے خواہش مند ہیں وہ اس ملک کے کروڑوں عوام کی نفرت کا نشانہ بن جائیں گے۔ وزیر داخلہ کے خیالات مصورِ پاکستان علامہ اقبال اور معمارِ پاکستان محمد علی جناح کے خیالات سے متصادم ہیں۔ قائد اعظم تو کہتے تھے کہ ہم پاکستان اس لئے حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ عہد حاضر میں اسلامی اخوت و حریت اور مساوات کا عملی نمونہ پیش کر سکیں۔

معین الدین حیدر صاحب کان لگا کر سنئے پاکستان کی فضاؤں میں آج بھی اس نعرہ کی گونج سنائی دے گی "پاکستان کا مطلب کیا۔ لاالٰہ الا اللہ"۔ اگرچہ بحیثیت مجموعی قوم اس جرم کی مرتکب ہوئی ہے کہ اس نے عملی طور پر اسلامی نظام کے نفاذ کی طرف کوئی قابل ذکر پیش رفت نہیں کی لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ باون سال میں ہم نے سوشلزم' کیمونزم اور سیکولرازم جیسی لعنتوں کا بھرپور مقابلہ کیا ہے اور آج تک کسی حاکم کو ایسی دریدہ دہنی کی جرأت نہیں ہوئی کہ وہ قوم کے قبلہ کو تبدیل کرنے کی بات بھی منہ سے نکالتا۔ حیران کن بات یہ ہے کہ وزیر داخلہ اپنا اصل کام یعنی اندرون ملک امن و امان قائم کرنا' چوروں' ڈاکوؤں اور دہشت گردوں سے نمٹنا وغیرہ تو کرتے نہیں لیکن کبھی تاجروں کو دھمکیاں دے کر اور کبھی ایسے بے ہودہ بیانات دے کر نہ صرف اپنی حکومت کے لئے مصائب و مسائل پیدا کرتے ہیں بلکہ وطن عزیز کے لئے بھی بدنامی اور سبکی کا باعث بنتے ہیں۔

جہاں تک وزیر داخلہ کے ان خیالات عالیہ کا تعلق ہے کہ دینی حلقے مغرب کے خلاف نفرت پیدا کرتے ہیں اور کشمیر' افغانستان اور چیچنیا میں مداخلت کے لئے عسکری تربیت دیتے ہیں ہم اُن کی خدمت میں عرض کر دینا چاہتے ہیں کہ ہمیں مغرب سے نہیں مغرب کے بے حیا اور فحش کلچر سے نفرت ہے ہماری نفرت کا نشانہ جنسی بے راہ روی اور اباحیت پرستی ہے۔ دینی حلقے دنیا کو حیادار تہذیب کا گہوارہ بنانا چاہتے ہیں۔ رہ گئی بات دوسرے ممالک میں مداخلت کے لئے عسکری تربیت کی تو اس کے لئے ہم وزیر داخلہ کو تجویز پیش کرتے ہیں وہ گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں حقیقت خود ہی ان پر واضح ہو جائے گی۔

وزارت داخلہ کے ترجمان نے اس خبر کی تردید بھی شائع کروائی ہے للذا ان سطور میں اس تردید کا ذکر نہ کرنا صحافتی بددیانتی ہو گی لیکن اس کے باوجود ہم وزیر داخلہ پر واضح کر دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ترجمان کے ذریعے اپنے ملک کے اخبارات میں تردید شائع کروا دینا کفایت نہیں کرے گا بلکہ وہ خود اس کی تردید کریں اور سرکاری سطح پر نیویارک ٹائمز میں اس کی واضح تردید شائع کروائی جائے۔ وزیر داخلہ خود ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر قوم کے سامنے وضاحت پیش کریں اور نیویارک ٹائمز اگر واضح تردید شائع نہ کرے تو اس کے خلاف بھرپور قانونی کارروائی کی جائے۔ ہم حکومت سے بھی یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس المناک واقعہ کا سنجیدگی سے نوٹس لے اور اس کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے اور اگر وزیر داخلہ نے ایسا بیان جاری کیا ہے تو نہ صرف انہیں وزارت سے برطرف کیا جائے بلکہ آئین سے غداری اور اپنے حلف کی خلاف ورزی کرنے پر اُن کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

ہم اس سلسلے میں دینی جماعتوں کے سربراہوں کے ہنگامی اجلاس کا بھی خیر مقدم کرتے ہیں لیکن اُن کی خدمت میں یہ ضرور عرض کریں گے کہ وہ ہنگامی اور فوری مسائل پر اکٹھا ہونے کی بجائے وطن عزیز میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے مستقل طور پر ایک پلیٹ فارم پر یکجا ہو جائیں۔ ظاہر ہے اسلامی نظام کے ملک میں نافذ ہونے سے ایسے فتنے خود بخود فرو ہو جائیں گے۔ OO

خیر و شر کی جنگ اب آخری مرحلے میں داخل ہو چکی ہے جو بالآخر حق کی فتح پر منتج ہو گی

بیجنگ پلس فائیو کانفرنس کے اختتام پر جاری ہونے والے اعلامیہ کا ہمیں باریک بینی سے جائزہ لینا ہو گا

یہود اس زمین پر شیطان کے ایجنٹ کا روپ دھار کر انسان کو شرف انسانیت سے محروم کر دینا چاہتے ہیں

جب تک ہم خود کو بدلنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے، ہمارے مسائل حل نہیں ہو سکتے

طالبان کی مدد ہماری دینی ذمہ داری ہے ہمیں بڑھ چڑھ کر اپنا تعاون پیش کرنا چاہئے

مسجد دارالسلام باغِ جناح، لاہور میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے ۹/ جون ۲۰۰۰ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

(مرتب : فرقان دانش خان)

اللہ کا شکر ہے کہ ہمیں یو این او کے ۵ تا ۹ جون ہونے والے "بیجنگ پلس فائیو" نامی اجلاس کی بروقت اطلاع ہوئی اور ہم نے اس شیطانی منصوبے کو خطاباتِ جمعہ اور ندائے خلافت کے علاوہ انگریزی اور اردو زبان میں تیس ہزار کی تعداد میں ہینڈ بل شائع کرا کے عوام میں عام کیا۔ اس ساری تگ و دو کے پیچھے اصل شکریے کے مستحق ای میگزین البلاغ کے ایڈیٹر خالد بیگ صاحب ہیں جنہوں نے اس منصوبے کی تفصیلات جو انہوں نے امپیکٹ انٹرنیشنل کے لئے لکھی تھیں وہاں شائع کرانے سے پہلے ہمیں بھیج دیں تاکہ عوام کو بروقت آگاہ کر کے کوئی اقدام کیا جا سکے۔ چنانچہ محمد اسماعیل قریشی صاحب نے ہائیکورٹ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی کہ حکومت اس غیر اسلامی قرارداد پر دستخط سے باز رہے، جس پر ڈپٹی اٹارنی جنرل نے عدالت کو یقین دلایا کہ حکومت اس پر دستخط نہیں کرے گی۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہماری ان مساعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ تاہم ابھی خطرہ ٹلا نہیں ہے کیونکہ بدقسمتی سے ہمارے ایلیٹ طبقات جن میں حکمران طبقہ بھی شامل ہے، کا تصور اسلام مغرب گزیدہ ہے۔ اس لئے اس اجلاس کے اختتام پر جو اعلامیہ جاری ہو گا ہمیں اس کا باریک بینی سے جائزہ لینا ہو گا۔ چنانچہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہمارے حکمران جس چیز کو اسلام سے ہم آہنگ سمجھ کر اس کی توثیق کر آئیں وہ فی الاصل اسلام سے متصادم ہو۔

اصل غور طلب بات یہ ہے کہ اس قسم کی کانفرنسوں اور ایجنڈوں کے ذریعے آخر انسان کو شرف انسانیت سے محروم کرنے میں کس کا فائدہ ہے؟ اس شیطانی منصوبے کے پیچھے اصل کارفرما کون ہے؟ آیئے ان سوالوں کا جواب حاصل کرنے کے لئے ہم قرآن سے رجوع کریں۔

قرآن مجید کے فلسفہ انسان اور کائنات کی رو سے خیر و شر کی کشمکش اسی روز ہی سے شروع ہو گئی تھی جب آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی۔ قرآن بتاتا ہے کہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اپنا خلیفہ بنایا اور تمام فرشتوں کو آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ ایک جن "عزازیل" نے اس حکم سے

منبر و محراب

اس بناء پر سرتابی کی کہ میں آگ سے بنا ہوں اور یہ آدم مٹی سے، چونکہ میں اس سے افضل ہوں لہٰذا اسے سجدہ نہیں کروں گا۔ یہ جن اپنے تقویٰ اور کثرت عبادت کی بنیاد پر ملائکہ میں شامل ہو گیا تھا۔ یہ جن عزازیل جسے ابلیس بھی کہتے ہیں اپنی اس نافرمانی کے باعث مردود بارگاہ حق ٹھہرا۔ لیکن اس نے اللہ سے مہلت مانگی کہ میں ثابت کروں گا کہ یہ انسان جس کی وجہ سے مجھے مردود ٹھہرایا گیا ہے اس منصب خلافت کا اہل نہیں ہے۔ یہ قصہ آدم و ابلیس قرآن میں سات مقامات پر آیا ہے۔ تاہم سورۂ اعراف میں اس کی روداد یوں بیان ہوئی ہے :

> "اور ہم نے تم کو پیدا کیا، پھر تمہاری صورتیں بنائیں، پھر حکم کیا فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدم علیہ السلام کو۔ پس سجدہ کیا سب نے سوائے ابلیس کے کہ نہ تھا (وہ) سجدہ کرنے والوں میں۔ کہا تجھ کو کیا مانع تھا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھے اس کا حکم دیا، بولا میں اس سے بہتر ہوں، مجھ کو تو نے بنایا آگ سے اور اس کو بنایا مٹی سے۔ کہا تو نکل جا یہاں سے، تجھے تکبر زیب نہیں دیتا، پس تو یہاں سے باہر نکل، بے شک تو ذلیل ہے۔ وہ بولا کہ مجھے مہلت دے اس دن تک کہ لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں۔ فرمایا تجھ کو مہلت دی گئی۔ بولا جیسا تو نے مجھے گمراہ کیا ہے میں بھی ضرور بیٹھوں گا ان انسانوں کی تاک میں تیری سیدھی راہ پر، پھر ان پر آؤں گا ان کے آگے سے اور پیچھے سے اور دائیں سے اور بائیں سے اور نہ پائے گا تو ان میں اکثر کو شکر گزار۔ کہا نکل جا یہاں سے برے حال سے مردود ہو کر، جو کوئی ان میں سے تیری راہ پر چلے گا تو میں ضرور بھر دوں گا دوزخ کو ان سب سے۔ اور آدم سے کہا کہ تو اور تیری عورت جنت میں رہو اور کھاؤ جہاں سے چاہو اور پاس نہ جانا اس درخت کے ورنہ تم ہو جاؤ گے ظالموں (گناہگاروں) میں سے۔ پھر ان دونوں کو شیطان نے بہکایا تاکہ کھول دے ان پر وہ چیز کہ ان کی نظر سے پوشیدہ تھی ان کی شرمگاہوں سے، اور وہ بولا کہ تم کو نہیں روکا تمہارے رب نے اس درخت سے مگر اسی لئے کہ کبھی تم ہو جاؤ فرشتے یا ہو جاؤ (جنت میں) ہمیشہ رہنے والے۔ اور ان کے آگے قسم کھائی کہ میں البتہ تمہارا دوست ہوں، پھر مائل کر لیا ان کو فریب سے۔ پھر جب چکھا ان دونوں نے اس درخت کو تو کھل گئیں ان پر ان کی شرمگاہیں اور وہ لگے جوڑنے اپنے اوپر بہشت کے پتے۔ تو پکارا ان کو ان کے رب نے کہ کیا میں نے منع نہ کیا تھا تم کو اس درخت سے اور کیا نہ کہہ دیا تھا تم کو کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔ وہ دونوں بولے : اے رب ہمارے! ظلم کیا ہم نے اپنی جان پر، اور اگر تو ہم کو نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور ہو جائیں گے خسارہ اٹھانے والوں میں سے۔ فرمایا تم

سب اترو (یہاں سے) تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے اور تمہارے واسطے ہے زمین میں ٹھکانا اور نفع اٹھانا ایک مقررہ وقت تک۔ فرمایا اسی میں تم زندہ رہو گے اور اسی میں تم مرو گے اور اسی (زمین) سے تم نکالے جاؤ گے۔ اے اولاد آدم! ہم نے اتاری تم پر پوشاک جو ڈھانکے تمہاری شرمگاہیں اور اتارے آرائش کے کپڑے' اور لباس پرہیزگاری کا جو سب سے بہتر ہے۔ یہ نشانیاں ہیں اللہ کی قدرت کی تاکہ وہ لوگ غور کریں۔ اے اولاد آدم! نہ بہکائے تم کو شیطان جیسا کہ اس نے نکال دیا تمہارے ماں باپ کو بہشت سے اور اتروائے ان سے ان کے کپڑے' تاکہ دکھلائے ان کو شرمگاہیں ان کی۔ وہ دیکھتا ہے تم کو اور اس کی قوم جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھتے۔ ہم نے کر دیا شیطانوں کو رفیق ان لوگوں کا جو ایمان نہیں لاتے۔" (الاعراف : ۱۱-۲۷)

اس تفصیل سے واضح ہو جاتا ہے کہ ابلیس جو کبھی اپنے مقام و مرتبے کے اعتبار سے فرشتوں کی صف میں شامل تھا اپنے تکبر اور آدم سے حسد کے باعث شیطان بنا۔ اس کا سب سے بڑا ہتھکنڈہ بے حیائی اور فحاشی ہے' جس سے بچنے کا مذکورہ بالا آیات میں حکم دیا گیا ہے۔ انہی آیات میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ شیطان کے رفیق وہی ہیں جو دراصل ایمان سے محروم ہیں۔ گویا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں۔ سورۃ الناس میں بھی دونوں قسم کے شیطانوں یعنی شیاطین جن وانس سے پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

اس زمین پر آج شیطان کے سب سے بڑے ایجنٹ یہودی ہیں۔ اگرچہ یہ وہ قوم ہے جس پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار انعامات ہوئے۔ ان پر تین کتابیں نازل ہوئیں۔ ان کے درمیان نبیوں کا ایسا سلسلہ قائم رہا کہ ایک نبی اس دنیا سے رخصت ہوتا تو اللہ تعالیٰ فوراً دوسرے نبی کو مبعوث کر دیتے۔ لیکن یہ قوم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انکار کے باعث اللہ کی نظروں سے گر گئی۔ اللہ نے ان کی جگہ دوسری امت پیدا کی اور یہود کو منصب امامت سے معزول کر کے اس کے لئے امت محمد ﷺ کو منتخب کر لیا' جس کے باعث یہ حسد کی آگ میں جل رہے ہیں اور جس طرح ابلیس نے آدم و حوا کو بہکا کر بے لباس کر دیا تھا یہ بھی انسانیت کو شرف انسانیت سے محروم کر کے حیا اور غیرت کے جذبات سے عاری کر دینا چاہتے ہیں۔ ان کا مشن یہ ہے کہ سیکولرازم' سود اور عریانی و فحاشی کے ذریعے انسانوں کا رشتہ اللہ اور اس کے دین سے کاٹ کر اور انہیں انسانیت سے بیگانہ کر کے حیوان محض بنا دیں اور انہیں اپنی معاشی و ثقافتی غلامی کے شکنجہ میں کس لیں۔ علامہ اقبال نے اس ساری صورت حال کو اپنی ایک نظم "ابلیس کی عرضداشت" میں بڑی خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔

کہتا تھا عزازیل خداوند جہاں سے
پرکالۂ آتش ہوئی آدم کی کفِ خاک!
جاں لاغر و تن فربہ و ملبوس بدن زیب!
دل نزع کی حالت میں خرد پختہ و چالاک!
ناپاک جسے کہتی تھی مشرق کی شریعت
مغرب کے فقیہوں کا یہ فتویٰ ہے کہ ہے پاک!
تجھ کو نہیں معلوم کہ حورانِ بہشتی
ویرانیِ جنت کے تصور سے ہیں غمناک؟
جمہور کے ابلیس ہیں اربابِ سیاست
باقی نہیں اب میری ضرورت تہِ افلاک!

بیجنگ اور قاہرہ کی کانفرنسیں اور اب یو این کا بیجنگ پلس فائیو کے نام سے خصوصی اجلاس انسانیت کے خلاف اسی ابلیسی سازش کا حصہ ہیں۔ چنانچہ ہمیں عصمت و عفت اور خاندانی نظام کو تہہ و بالا کرنے کے اس شیطانی منصوبے کے بارے میں جاگتے رہنا ہو گا جو یہودیوں کے ذہن کی پیداوار ہے۔ کیونکہ یہ بھی ممکن ہے پاکستان اور بعض اسلامی ممالک کی طرف سے مزاحمت کے بعد یہودی اپنے اس ابلیسی پروگرام کو فی الحال مؤخر کر کے مسلمان ممالک کو مختلف ہتھکنڈوں سے اس کے نفاذ پر مجبور کرنے کا کوئی طویل المیعاد منصوبہ تشکیل دیں۔ تاہم یہ بات قابل اطمینان ہے کہ حق و باطل کی یہ کشمکش جو ابتدائے آفرینش سے جاری ہے' اب آخری مرحلے میں داخل ہو چکی ہے اور خیر و شر کی یہ جنگ ان شاء اللہ حق کی فتح پر منتج ہو گی اور کل روئے ارضی پر اللہ کا دین غالب ہو کر رہے گا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں' بلکہ ہمیں باطل کا مقابلہ کرنے کے لئے آگے آنا ہو گا۔ آج ہم میں سے ہر شخص کی یہ خواہش تو ہے کہ اسلام نافذ ہو جائے اور ہمیں کوئی ایسا رہنما مل جائے جو ہمارے تمام مسائل حل کر دے لیکن ہم خود کو بدلنے کے لئے تیار نہیں' حالانکہ جب تک ہم اپنے وجود پر اور اپنے گھروں میں دین نافذ نہیں کریں گے ہمارے مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ حق کی راہ پر چلنا کوئی آسان کام نہیں' جیسا کہ طالبان نے افغانستان میں دین نافذ کیا ہے لیکن اس کی پاداش میں انہیں عالمی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے' جس کے باعث وہاں کے عوام بہت کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ تاہم اس کے باوجود وہ باطل کے سامنے جھکے نہیں بلکہ ڈٹے ہوئے ہیں۔ ہمیں ان کی استقامت سے سبق حاصل کرنا چاہئے اور ان کی ہر طرح سے مدد کرنی چاہئے۔ اگر ہم جان سے ان کی مدد نہیں کر سکتے تو کم از کم مال سے ان کی بڑھ چڑھ کر مدد کرنی چاہئے۔

خبرنامہ اسلامی امارت افغانستان

ضرب مؤمن' ۹ تا ۱۵ جون ۲۰۰۰ء

ہر نئی کالونی اور مارکیٹ میں مسجد کی تعمیر لازم

امارت اسلامی نے ہر نئی تعمیر ہونے والی کالونی میں ۵۰ گھروں کے لئے ایک مسجد بنانا لازمی قرار دیا ہے۔ زمین کی فراہمی اور مسجد کی تعمیر اہل محلہ کے ذمہ ہو گی اور شہر میں بننے والی ہر نئی مارکیٹ میں مسجد اور وضو خانہ کے لئے جگہ مختص کرنا بھی لازمی ہے۔

قندھار میڈیکل کالج میں ۵۰ پاکستانی طلبہ زیر تعلیم ہیں

قندھار میڈیکل کالج میں ۵۰ پاکستانی طلبہ بھی ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ امارت اسلامی کی طرف سے طلبہ کو کھانا و رہائش کی مفت سہولت حاصل ہے۔ میڈیکل کالج میں طلبہ سے کسی قسم کی کوئی داخلہ فیس یا ماہانہ فیس وغیرہ نہیں لی جاتی۔ قابلیت کی بنیاد پر داخلہ ملتا ہے ذریعہ تعلیم قومی زبان پشتو ہے۔ کالج کے اساتذہ و ڈاکٹر صاحبان باشرع ہیں تمام طلبہ بھی پابند شرع ہیں۔ داڑھی و پگڑی کا اہتمام اور نماز باجماعت پڑھتے ہیں۔ بعض طلبہ کالج کی سالانہ چھٹیوں میں طالبان کے شانہ بشانہ میدان جہاد کا رخ کرتے ہیں اور دوران جنگ زخمیوں کو ابتدائی طبی امداد بھی فراہم کرتے ہیں۔

قندوز: بنگی کے جنوب میں شمالی اتحاد کا حملہ پسپا

بنگی کے جنوب میں دیوران کے محاذ پر شمالی اتحاد کا حملہ پسپا کر دیا گیا ہے۔ شمالی اتحاد نے رات کے وقت حملہ کر کے دیوران میں جنگی اہمیت کی حامل پوسٹوں کو گھیرے میں لینے کی کوشش کی تھی۔ طالبان نے اپنے ذرائع سے حملہ کی پیشگی اطلاع ملنے پر اسے ناکام بنا دیا ہے۔ اس حملہ میں شمالی اتحاد کے دو کمانڈر حمید اللہ اور اس کا بھانجا اور ۴ دیگر فوجی مارے گئے جبکہ ۱۵ سے زائد زخمی ہوئے۔ طالبان کی طرف سے ایک شہید اور ۵ طلبہ زخمی ہوئے۔

انڈونیشیا ـــــ نیا بوسنیا

صلیبی ملکوں کی شہ پر عیسائی ملیشیا کے ہاتھوں مسلمانوں کا قتل عام

سطر سطر لہو ـــــ لفظ لفظ آنسو

دل دہلا دینے والی تفصیلات جن سے ایک عرصہ تک میڈیا بے خبر رہا

اس وقت پوری غیر مسلم دنیا سے مرعوب روشن خیال' لبرل اور سیکولر مسلمان دانشوروں کی ایک ہی آواز ہے کہ مسلمان دہشت گرد ہیں۔ مغربی میڈیا کا پراپیگنڈہ اس حد تک کامیاب اور سحر انگیز ہے کہ بعض مخلص مسلمان بھی اس سے متاثر ہیں۔ حالات و واقعات اور اعداد و شمار کی روشنی میں کوئی سوچنے اور دیکھنے کی زحمت گوارہ نہیں کرتا کہ حقیقی دہشت گرد کون ہے۔ دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح نہ کاٹا جا رہا ہو۔ انڈونیشیا کی ۹۰ فیصد سے زیادہ آبادی مسلمان ہے' حکمران بھی مسلمان ہیں' اس کے باوجود مسلمانوں کو قتل کرنے' انہیں اور ان کی جائیدادوں کو نذر آتش کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ گزشتہ دنوں ملا کو جزائر میں صلیبیوں نے جس بے رحمی سے مسلمانوں کا قتل عام کیا وہ صلیبی مظالم کی تاریخ میں ایک اور سیاہ ترین باب کا اضافہ ہے۔ لندن سے شائع ہونے والے جریدے امپیکٹ انٹرنیشنل نے اس قتل عام کی رپورٹ شائع کی ہے۔

اس رپورٹ کے مطابق میڈیکل ایمرجنسی ریسکیو کمیٹی MER-C کی ٹیم نے صلیبی حملہ آوروں کے ہاتھوں بچنے والے اور شدید زخمی ہونے والے ہزاروں مہاجرین کو طبی امداد دی جو انتہائی گندی عارضی پناہ گاہوں میں انتہائی کسمپرسی کے عالم میں زندگی کے دن گزار رہے ہیں۔ ایک کیمپ میں انہوں نے ۲۲ سالہ منیر کو موت کے منہ سے بچایا اور اسے بمشکل راضی کیا کہ وہ اس ناقابل بیان دہشت اور ظلم کے بارے میں کچھ بتائے جس کا اسے سامنا کرنا پڑا۔ اس نے اپنے ہولناک تجربات و مشاہدات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ٹوبیلو کے علاقہ پوپیلو میں اس کے سامنے صلیبی دہشت گردوں نے اس کی بیوی اور ہمسایوں کو ذبح کر دیا۔

گزرے ہوئے اذیت ناک لمحات کو یاد کرتے ہوئے اس نے کہا "جب دہشت گردوں کا ہجوم ہمارے گاؤں میں داخل ہوا تو میں پناہ کے لئے مسجد المہاجرین کی طرف بھاگا' وہاں مسجد کے اندر میرے درجنوں ہمسائے پہلے ہی قتل ہو چکے تھے۔ تلواریں لہراتے ہوئے صلیبی مجھے مارنے کے لئے میرا پیچھا کر رہے تھے۔ جب ایک برچھا میرے جسم میں داخل ہوا تو میں نے محسوس کیا کہ اب دھڑکتا ہوا دل بند ہو جائے گا' میں بمشکل حملہ آور کا چہرہ دیکھ سکا اور گر پڑا۔ زخموں سے خون فوارے کی طرح بہنے لگا۔ میں نے محسوس کیا کہ برچھا جسم میں مزید گہرائی میں دھکیلا جا رہا ہے۔ درد شدید تر تھا' ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ موت آیا ہی چاہتی ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ چند ہاتھوں نے مجھے اٹھایا ہے اور مسجد کے باہر لاشوں کے ڈھیر پر پھینک دیا ہے۔ میں لاشوں کی چھ تہوں کے نیچے دفن تھا' لاشوں کے اس ڈھیر میں کچھ اپنی زندگی کے آخری سانس لے رہے تھے۔"

یہ بتاتے ہوئے جذبات پر قابو رکھنا منیر کے لئے مشکل ہو گیا اور آنسو آنکھوں سے نکل کر اس کے چہرے پر بہنے لگے "لیکن میں زندہ تھا۔ مسجد کے پیچھے جنگل تھا مگر رات سے پہلے جنگل کی طرف بھاگنا مشکل تھا' اس لئے میں نے اسی حالت میں رات شروع ہونے کا انتظار کرنے کا فیصلہ کیا۔ میں نہیں جانتا کہ اپنے اوپر پڑی ہوئی لاشوں کو ہٹانے کے لئے میرے اندر قوت کہاں سے آئی۔ اُسی وقت میں نے شور سنا "جلا دو' جلا دو" میں نے دیکھا کہ عمارت اور لاشوں کے انبار پر پٹرول چھڑکا جا رہا ہے۔ حملہ آوروں میں سے دو نے مجھے دیکھ لیا اور پکڑنے کے لئے بھاگے۔ میں نے ان کی چمکتی ہوئی تلواروں کو دیکھا اور زور سے "اللہ اکبر" کا نعرہ بلند کر دیا۔ اس کے بعد میری آنکھوں نے عجیب منظر دیکھا' اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوتے ہی تلواریں ان کے ہاتھوں سے دور جا گریں اور مجھے بھاگنے کا موقع مل گیا۔ میں ایام کی گنتی بھول گیا' مجھے کچھ یاد نہیں کہ کتنے دن میں جنگل میں بھٹکتا رہا۔ درختوں کے پتے میری خوراک تھے اور پینے کو جیسا پانی بھی مل جاتا پی لیتا۔ آواز کے محض شبہ پر ہی چھپ جاتا۔"

بالآخر چھپے ہوئے افراد کی تلاش میں فوجیوں کا ایک گروپ ادھر آیا اور ان کے ذریعے منیر گلیلا سب ڈسٹرکٹ میں پہنچا جہاں MER-C کے ڈاکٹر ہزاروں مسلمان مہاجرین کا علاج کر رہے تھے۔ ڈاکٹروں نے منیر کا آپریشن کیا اور دیکھا کہ اس کے دائیں سینے میں کافی خون جمع ہے' اس کے باعث اس کا دم گھٹ رہا تھا۔ بعد ازاں منیر نے شکایت کی کہ وہ سو نہیں سکتا' اگر کبھی نیند آتی ہے تو جھٹکے سے آنکھ کھل جاتی ہے' وہ چیخنے لگتا اور پسینے سے اس کا جسم شرابور ہو جاتا۔ ڈاکٹروں نے اسے بمشکل راضی کیا کہ وہ اپنے مشاہدات و تجربات اگل دے اور بتائے کہ نسل در نسل ساتھ رہنے والے صلیبیوں نے ایسا کیوں کیا؟

منیر نے بتایا کہ ہمارے گاؤں کا محاصرہ کر کے ہمیں مسجد کی طرف بھگایا گیا۔ وہاں حملہ آوروں نے ان گنت بچوں کو چھین لیا۔ ان بچوں کو ہوا میں اچھالا گیا اور اپنی تلواریں ان کے اچھلے جسموں میں گھونپ کر انہیں ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے کئی بچوں کو پکڑا' ان کے ہاتھ پاؤں باندھ کر لٹکا دیا اور ان پر تیروں سے نشانہ بازی کی مشق کرنے لگے۔ جو بھی دہشت و خوف زدہ اور لاچار نوجوان ان کے قابو میں آئے ان کے جسم کے اعضا کاٹ دیئے گئے۔ موت کا آخری وار کرنے سے پہلے مذاق کرتے ہوئے کہتے "مجھے معاف کرنا پلیز' میں تمہارے کان' ناک چاہتا ہوں" اور اس کے بعد وہ اس کے جسم کے مطلوبہ حصے اور اعضاء کاٹ لیتے۔

میڈیکل ایمرجنسی ریسکیو کمیٹی کے سربراہ جورنالس نے بھی منیر کی بیان کردہ کہانی کی تصدیق کی ہے۔ وہ اور اس کی ٹیم کے ارکان قتل عام کے بعد جب مسجد میں پہنچے تھے تو انہوں نے کٹی ہوئی ٹانگیں' بازو اور بچوں کی قطع و برید شدہ لاشیں دیکھی تھیں۔ کئی بچے ۵ سال سے کم عمر کے تھے۔ جورنالس نے بتایا کہ اس نے پوپیلو گاؤں میں سینکڑوں لاشوں کو دفنایا جن میں بڑی تعداد میں سر کٹی تھیں۔

قتل عام سے جو چند افراد بچے اور جنہوں نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا' منیر اُن میں سے ایک ہے اور آج کل جکارتہ میں ہے۔ اب وہ رات کو سو سکتا ہے مگر اس وقت وہ غصہ سے پاگل ہو گیا جب صدر عبدالرحمٰن واحد نے قتل عام کے بارے میں کہا کہ صرف پانچ افراد قتل ہوئے ہیں۔ اس نے کہا "جو کہے گا کہ میرے گاؤں میں صرف ۵ آدمی مرے ہیں میں اپنے مکے سے اس کا منہ بند کر دوں گا۔"

شدید زخمی اور خوف زدہ منیر کی دو آنکھیں ظلم کے سارے مناظر نہ دیکھ سکتی تھیں بہرحال اس کی کہانی سے صلیبی دحشت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ گزشتہ ایک سال کے

دوران میں ملاکو میں مسلمانوں کے قتل عام اور ان کی جائیدادوں کو جلانے کے ان گنت واقعات ہوئے ہیں۔ اپریل میں شائع ہونے والی اس رپورٹ کے مطابق تازہ ترین واقعات ۸ اور ۹ مارچ کو سب ڈسٹرکٹ گانے' تیمور گانے بارت اور جزیرہ ہل ماہیرہ کے گلیلا علاقے میں پیش آئے ہیں۔ فدا' مافا' متونگ اکیلامو اور باٹومن کے دیہات میں کم از کم تیس مسلمان قتل' درجنوں زخمی' دو مساجد سمیت ۱۵۰ عمارتیں نذر آتش ہوئیں۔

مسلم کش فسادات میں کل کتنی اموات ہوئیں' ان کی صحیح تعداد بتانا مشکل ہے۔ بعض سرکاری اہلکاروں کے مطابق ملاکو اور شمالی ملاکو میں ۷ ہزار سے زیادہ افراد مارے جا چکے ہیں' مگر انسانی حقوق کی تنظیمیں تعداد اس سے کہیں زیادہ بتاتی ہیں۔

بدترین مظالم ہل ماہیرہ میں پیش آئے جو صوبہ کا سب سے بڑا جزیرہ ہے۔ صرف ایک رات میں صلیبی جنگجوؤں کے لشکر نے ٹوبیلو اور گلیلا کے کئی مسلمان دیہات کی تقریباً ساری آبادی کا صفایا کر دیا۔ کم از کم ۸۰۰ افراد کو ذبح کیا گیا۔ بڑی تعداد میں گلیوں اور مساجد کے اندر خواتین کو بے آبرو کیا گیا اور بے شمار مسلمانوں کو مسجدوں کے اندر زندہ جلا دیا گیا۔ عوام کے ایک ہفتہ کے شور و غل کے بعد انڈونیشی فوج کے صلیبی افسر اور مقامی کمانڈو بریگیڈیر جنرل تامائیلا (Tamaela) نے اعتراف کیا کہ دس دنوں کے فسادات میں ۱۷۱ مسلمان یقیناً قتل ہوئے ہیں۔ اگلے روز ہل ماہیرہ کے پولیس چیف نے بیان دیا کہ ہل ماہیرہ کی صرف ایک مسجد میں جزیرہ جاوا کے ۲۱۶ پناہ گزینوں کو زندہ جلایا گیا۔

۳۱ دسمبر ۱۹۹۹ء بروز جمعۃ المبارک "تیبلو" کے علاقے میں عیسائیوں کا ایک گروہ اپنے پادریوں کی قیادت میں "راکارو" نامی علاقے کی طرف بڑھنا شروع ہوا۔ ان کے ساتھ میوزک بینڈ بھی بج رہا تھا اور ان کے پادری لاؤڈ سپیکر پر یہ کہہ رہے تھے کہ :

"مسلمانوں کا وجود انڈونیشیا میں کالے دھبے کی طرح ہے۔ ہمیں اس دھبے کو مٹانا ہے' ڈرو نہیں' آگے بڑھو' ہالینڈ' برطانیہ اور آسٹریلیا ہمارے ساتھ ہے۔ آؤ تیبلو کو دوسرا اسرائیل بنا دو۔" تیبلو میں صرف دس روز میں دو ہزار اسی (۲۰۸۰) مسلمانوں کو بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔ ملوکو کے سارے جزائر میں قتل و غارت گری کا سلسلہ اسی طرح جاری ہے۔

۲۴ جنوری ۲۰۰۰ء کو جزائر سوہی میں مسلمانوں کا قتل عام ہوا جس میں دو ہفتوں کے دوران ۱۱۰۰ مسلمان شہید کر دیئے گئے۔ عیسائیوں کے مظالم کا یہ سلسلہ لمبوک جزائر تک پھیلا ہوا ہے۔

۱۶ مئی ۲۰۰۰ء کی شام کو عیسائیوں نے صوبہ باگولہ (Bagula) کے علاقے (Nyong Ferdinandos) نی اونگ فرڈیننڈس جو کہ مسلمانوں کا علاقہ ہے' پر حملہ کر دیا۔ مسلمان جان بچا کر قریبی علاقے (Larier Desa Passo) لاریئر ڈیسا پاسو میں جا کر پناہ گزین ہو گئے۔ اسی جھڑپ میں ۴ مسلمان شہید ہوئے اور ۲۰ زخمی۔

۱۷ مئی ۲۰۰۰ء کو (Ahuro) آہورو نامی علاقے میں مسلمانوں اور عیسائی ملیشیا کے درمیان جھڑپ ہوئی جس میں ۱۲ مسلمان شہید اور ۴۰ زخمی ہو گئے جبکہ ایک عیسائی ہلاک اور ۸ زخمی ہوئے۔ عیسائی ملیشیا کے پاس وافر مقدار میں پیٹرول اور دستی بم تھے۔

۱۸ مئی ۲۰۰۰ء صبح چھ بجے سے شام ساڑھے چار بجے تک عیسائی ملیشیا اور مسلمانوں کے درمیان جھڑپ ہوئی جس میں ۱۹ مسلمان شہید اور ۵۱ زخمی ہو گئے۔ عیسائی ملیشیا کے نقصان کا علم نہیں ہو سکا۔

ملوکو میں یہ سب کچھ ہو رہا تھا اور ترقی یافتہ ذرائع کے اس دور میں ساری دنیا اس سے بے خبر ہے۔ حالانکہ یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ذرائع ابلاغ کی ترقی کی وجہ سے دنیا سمٹ کر گاؤں (گلوبل ولیج) بن چکی ہے۔ یہ بات درست ہے لیکن ایسا تب ہوتا ہے کہ جب معاملہ کافروں کے مفادات کا ہو۔ لیکن جہاں مسلمانوں کا معاملہ ہو' مسلمان

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

انڈونیشیا میں صلیبی درندوں کی خونخواری کے دل دہلا دینے والے چند واقعات

ایک رپورٹ کے مطابق دسمبر ۹۹ء میں تیبلو کے علاقے میں ہونے والی خونریزی میں مسلمان عوام پر گنیں اور تلواریں بھی استعمال کی گئیں۔ سڑکوں پر مسلمان عورتوں کی آبرو ریزی کی گئی۔ اسی طرح عیسائیوں نے پورے علاقے میں سور ذبح کئے اور اپنے اسلحے کو سور کے خون سے تر کر کے مسلمانوں کا خون پانی کی طرح بہاتے رہے جبکہ انکی عورتیں مردوں کی حوصلہ افزائی اور بلہ شیری کیلئے مسلمانوں کے قتل عام پر بازاروں میں رقص کرتی رہیں۔ صلیبیوں نے قتل عام کیلئے تیروں کا استعمال بھی کیا۔ جان بچاتے ہوئے بچوں اور بھاگتے ہوئے مردوں کو متحرک ہدف کے طور پر نشانہ بناتے رہے۔ سب سے زیادہ قتل کرنے والے کو خوب شاباش دی جاتی اور جو مسلمان تیر لگنے سے قتل نہ ہوتا تو اسے آگے بڑھ کر تلوار کے وار سے موت کی نیند سلا دیا جاتا۔ بعض جگہوں پر قتل کے بعد ان کا مثلہ بھی کیا گیا۔ بہت سی عورتوں کو سڑکوں اور بازاروں میں پکڑ کر ان کے کپڑے پھاڑ کر قتل کر دیا گیا' جو حاملہ تھیں' ان کے پیٹوں سے بچوں کو باہر نکالا کر انہیں چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ دیا گیا۔ یہ حملہ اتنا تیز' شدید اور منصوبہ بندی سے کیا گیا تھا کہ مسلمانوں کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ ملا اور دیکھتے ہی دیکھتے ہر طرف لاشوں کے ڈھیر لگ گئے۔ اسی پر بس نہیں' جو مسلمان گھروں میں چھپ گئے تھے' ان کے گھروں کو آگ لگا دی گئی۔ مظلوم اور بے بس مسلمانوں نے جلتے گھروں سے نکل کر مسجدوں میں پناہ لینی شروع کر دی کہ ظالم اور غنڈے عیسائی اللہ کی مسجد کا احترام کر کے ان کی جان بخش دیں گے اور شاید عبادت گاہوں کا تقدس ان کے بڑھتے ہوئے خونخوار ہاتھوں کو روک دے۔ نہتے مسلمان اپنے خیال میں ان مسجدوں کو محفوظ سمجھتے تھے لیکن وائے افسوس.... یہاں سے ان کے مظالم کا ایک نیا مرحلہ شروع ہو گیا۔ عیسائیوں نے اللہ کے گھروں یعنی مساجد کا محاصرہ کر لیا اور انہیں آگ لگا دی۔ چیختے چلاتے ہوئے جان بچا کر باہر نکلنے والوں کو پکڑ کر جسم کے دو ٹکڑے کر کے واپس آگ میں پھینک دیا۔ آہیں اور چیخیں بلند ہوتی رہیں۔ سسکیاں آتی رہیں اور اس کے جواب میں عیسائیوں کے شیطانی قہقہوں کی آوازیں مساجد کی دیواروں سے ٹکراتی رہیں۔

اسی طرح مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد تاریخی جامع مسجد "اخلاص" میں پناہ لینے کیلئے جمع ہوئی۔ اس میں بچوں اور عورتوں کی بڑی تعداد تھی۔ مسجد کے بھر جانے کے بعد عیسائیوں نے مسجد کو ہر طرف سے گھیرے میں لے لیا اور دستی بموں کی بارش کر دی۔ بچوں اور عورتوں کو چیخ و پکار سے دل دہلے جاتے تھے لیکن بدمعاش عیسائی خوش ہو رہے تھے۔ ایک گھنٹے کے مسلسل حملے کے بعد مسلمانوں نے سفید جھنڈا بھی لہرایا جو کہ شکست یا صلح کی علامت تھا لیکن عیسائیوں نے حملے میں مزید شدت پیدا کر دی اور مسجد کی دیواروں پر پٹرول پھینک کر اس کو آگ لگا دی۔ مسجد سے بھاگنے والوں کو پکڑ کر قتل کر دیا۔ مسجد کے اندر مسلمانوں کے زندہ جل جانے سے انسانی جسموں کی بو ہر طرف پھیل گئی۔ اس دوران مسجد کے ارد گرد بچنے والی عورتوں کی عیسائی خبیث آبروریزی کرتے رہے صرف اس ایک واقعہ میں ۷۵۰ سے زائد مسلمان زندہ جل کر شہید ہو گئے۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۹۹ء کو صبح کے وقت عیسائیوں نے "جالیلا" نامی علاقے کے "ڈکولاما" گاؤں پر ایک مسجد پر حملہ کیا۔ امام مسجد سمیت کئی مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا۔ ان کے جانے کے بعد مسلمانوں نے امام مسجد کو دفن کیا تو فرعونی عیسائیوں نے پلٹ کر امام مسجد کو قبر سے نکالا۔ اس کے جسم کو کاٹا اور اس کو صلیب پر لٹکا کر اس کے منہ میں خنزیر کا گوشت ٹھونس دیا۔ اسی روز مسلمان پناہ لینے کیلئے پولیس اسٹیشنوں اور فوجی مراکز میں داخل ہوئے تو عیسائیوں نے پولیس اور فوج کی موجودگی میں انہیں شہید کر دیا۔

ان تمام واقعات کے دوران انڈونیشیا کی فوج اور پولیس نے ان جزائر کا محاصرہ کئے رکھا تاکہ باہر سے آنے والی مدد کو روکا جاسکے۔

متحدہ اسلامی انقلابی محاذ کا مشاورتی اجلاس

جس میں محاذ کے نئے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا

مرتب : ڈاکٹر عبدالخالق

متحدہ اسلامی انقلابی محاذ کا مشاورتی اجلاس ۵/ جون ۲۰۰۰ء ۱۱ بجے دن قرآن اکیڈمی لاہور میں محترم ڈاکٹر اسرار احمد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

جو حضرات اس اجلاس میں شریک ہوئے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

تحریک اسلامی : پروفیسر حفیظ الرحمٰن' محمد جلیل خان' عبدالوحید سلیمانی

تنظیم اسلامی : ڈاکٹر اسرار احمد' ڈاکٹر عبدالخالق' رحمت اللہ بٹر

تنظیم الاخوان : کرنل (ر) عبدالقیوم' کرنل (ر) مطلوب حسین' آفتاب اقبال

مرکزی جمعیت اہلحدیث : مولانا مبشر احمد مدنی' ریاض احمد فیضی' قاری محمد عزیز

معتمد (ڈاکٹر عبدالخالق) نے اجلاس کا ایجنڈا پڑھ کر سنایا جس میں اہم تر آئندہ ایک سال کے لئے محاذ کے عہدیداروں کا انتخاب تھا۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث کے جناب ریاض احمد فیضی صاحب نے محاذ کے عہدیداروں کی مدت تعین میں اضافے کی تجویز پیش کی۔ اس پر جلیل خان صاحب نے فرمایا کہ ہمیں دستور پر عمل کرتے ہوئے الیکشن کروانے چاہئیں اور اپنے ہی بنائے ہوئے دستور کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہئے۔ تاہم شوریٰ کے ایک رکن مرکزی جمعیت اہلحدیث کے جناب قاری محمد عزیز کی آمد میں تاخیر کے باعث الیکشن کے عمل کو تھوڑی دیر کے لئے مؤخر کر دیا گیا۔

ریاض احمد فیضی نے ملکی حالات پر تبصرہ کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ حکومت امریکہ کے دیئے ہوئے ایجنڈے کو مکمل کر رہی ہے۔

جلیل خان صاحب نے اپنا نقطہ نظر بیان کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں لادینی عناصر کو زیادہ سے زیادہ تقویت پہنچائی جا رہی ہے۔ این۔ جی۔ اوز کو حکومتی عہدوں پر فائز کیا جا رہا ہے۔ حکومت جو کچھ کر رہی ہے وہ ملک میں اسلام کے مستقبل کے حوالے سے انتہائی خطرناک ہے۔

تنظیم الاخوان کے آفتاب اقبال صاحب نے رائے دی کہ عوام' فوج کی پشت پناہی سے گریزاں ہیں۔ یہ صورت حال ملک کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔

تحریک اسلامی کے عبدالوحید سلیمانی صاحب نے اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ خرابی یہاں پیدا ہوتی ہے جب یہ کہا جاتا ہے کہ ملک کا سب سے بڑا مسئلہ معیشت ہے۔ اخلاق اور معاملات پر توجہ نہیں دی جا رہی۔ سلیمانی صاحب نے حالیہ تاجر حکومتی کشمکش کا تفصیل سے ذکر کیا۔

صدر محاذ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے بحث کو سمیٹتے ہوئے فرمایا کہ سوچنا یہ چاہئے کہ ان حالات میں ہم کیا کر سکتے ہیں۔ صورت حال انتہائی گھمبیر ہے۔ اگر تو ہم عالمی نظام سے بغاوت کا اعلان نہیں کرتے تو حالات جوں کے توں رہیں گے۔ مرثیہ تو چاہے جتنا مرضی طویل کہہ لیں۔ ہمیں تو محاذ کے طے شدہ لائحہ عمل کے مطابق کارکردگی کے بارے میں سوچنا چاہئے۔

ریاض احمد فیضی صاحب نے کہا کہ جماعتی سطح پر اپنے خطباء حضرات کو گائیڈ لائن دی جائے کہ وہ خطابات جمعہ میں محاذ کے لائحہ عمل کو پیش کریں۔

مولانا مبشر احمد مدنی صاحب نے کہا کہ محاذ کی جانب سے اس کے لائحہ عمل کو مؤثر انداز میں پیش نہیں کیا گیا۔ ہم نے بھی ملکی حالات کو زیادہ اہمیت دی ہے۔

صدر محاذ نے کہا کہ ہم محاذ کی بات کو کس طرح مؤثر انداز میں پیش کر سکتے ہیں اس کی تجاویز سامنے آنی چاہئیں۔

آئندہ کے لائحہ عمل کے حوالے سے بحث میں حصہ لیتے ہوئے جلیل خان صاحب نے فرمایا کہ دیگر چھوٹی بڑی دینی جماعتوں سے رابطہ کیا جائے اور محاذ کا دستور انہیں پہنچایا جائے۔ ہم وفود کی صورت میں اُن کے پاس پہنچیں اور محاذ کے لائحہ عمل کے حوالے سے ان سے گفتگو کریں۔ نیز مساجد کے ائمہ سے مل کو بیان کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

ریاض احمد فیضی صاحب نے رائے دی کہ ایک "نفاذ اسلام کانفرنس" منعقد کی جائے جو الحمراء ہال میں ہو اور اس میں دیگر جماعتوں کے اکابرین کو اتحاد پر گفتگو کرنے کی دعوت دی جائے۔

پروفیسر حفیظ الرحمٰن صاحب نے رائے دی کہ محاذ میں شامل ہر تنظیم یہ طے کرے کہ وہ ایک ماہ میں تین یا چار دیگر جماعتوں سے رابطہ کر کے محاذ کا لائحہ عمل ان کے سامنے رکھے۔

قاری محمد عزیز صاحب نے کہا محاذ کے زیر اہتمام مساجد میں پروگرام رکھنے چاہئیں۔

صدر محاذ ڈاکٹر اسرار احمد نے فرمایا کہ ہم ایسے جلسہ ہائے عام کا اہتمام کریں جس کا انتظام تو محاذ میں شامل کسی ایک جماعت کے ذمہ ہو' جس میں پھر محاذ میں شامل تمام جماعتوں کے زعماء خطاب فرمائیں۔

حفیظ الرحمٰن صاحب نے اس تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ عوام میں نفوذ کا طریق کار یہی ہے ہمیں اس پر عملدر آمد کرنا چاہئے۔

مولانا مبشر احمد مدنی صاحب نے رائے دی کہ محاذ کی طرف سے اخبارات کے لئے بیانات کا سلسلہ جاری رہنا چاہئے۔ جس سے عوام کا محاذ میں تعارف ہو گا۔

اس کے بعد آئندہ سال کے لئے محاذ کے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔ کل ۱۲ حضرات نے حق رائے دہی استعمال کیا۔

سب سے پہلے صدر محاذ کے لئے ووٹنگ ہوئی۔ ۱۲ میں سے ۹ ووٹ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے حق میں آئے۔

اس انتخاب پر ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے فرمایا کہ میں آپ حضرات کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھ پر اعتماد کا اظہار کیا ہے لیکن میری خواہش ہے کہ آپ آئندہ سال کے لئے کسی اور شخصیت کا انتخاب فرمائیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ میں اپنی ناکامی تسلیم کرتا ہوں کہ میں گزشتہ سال کے دوران محاذ کو زیادہ متحرک نہیں کر سکا۔ ویسے بھی ذمہ داری میں تبدیلی سے شائد محاذ زیادہ متحرک ہو سکے۔

محاذ میں شامل دیگر جماعتوں کے سبھی اراکین شوریٰ نے صدر محاذ کی باتوں سے اتفاق نہیں کیا اور یہ اصرار کیا کہ وہ انتخاب کے نتیجے کو تسلیم کرتے ہوئے صدر محاذ کے طور پر اپنی ذمہ داری کو جاری رکھیں چنانچہ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے اراکین شوریٰ کی رائے کا احترام کرتے ہوئے اس ذمہ داری کو آئندہ سال کے لئے بھی جاری رکھنا قبول کر لیا۔

محاذ کے نائب صدر تحریک اسلامی کے امیر جناب مولانا مختار گل صاحب منتخب ہوئے۔

ناظم بیت المال کے طور آئندہ سال کے لئے بھی مولانا مبشر احمد مدنی صاحب کا انتخاب عمل میں آیا۔ اس انتخاب کے بعد صدر محاذ نے اراکین شوریٰ کے مشورے سے معتمد محاذ کے طور پر تحریک اسلامی کے جلیل خان صاحب اور ناظم نشرواشاعت کے لئے مرکزی جمعیت اہلحدیث کے جناب ریاض احمد فیضی صاحب کا تقرر کیا۔

صدر محاذ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے تجویز کیا کہ ہمیں ایک مجلس عاملہ تشکیل دینی چاہئے جس کا اجلاس ماہانہ ہو جس میں فیصلوں پر عملدر آمد کا جائزہ لیا جاتا رہے۔

اس عاملہ میں پانچ عہدیداروں (صدر' نائب صدر' معتمد' ناظم بیت المال اور ناظم نشرواشاعت) کے علاوہ تنظیم الاخوان کے جناب کرنل(ر) عبدالقیوم صاحب شامل ہوں گے۔

شوریٰ کے اجلاس کے لئے بھی طے کر لیا گیا کہ اس کا اجلاس ہر تین ماہ بعد ہوا کرے گا۔ یہ بھی طے کیا گیا کہ شوریٰ کے اجلاس میں مالیات کا حساب ناظم بیت المال پیش کیا کریں گے۔ یہ بھی طے کیا گیا کہ آج کے اجلاس میں جو فیصلے ہوئے ہیں ان کے بارے میں تفصیلی فیصلے مجلس عاملہ کرے گی۔

اس اجلاس میں چند قراردادیں بھی منظور کی گئی جن میں :

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

قرآن اکیڈمی لاہور میں ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کی تکمیل کرنے والی طالبات کے تاثرات

ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس جس کا دورانیہ اب نو ماہ (ستمبر سے مئی) رہ گیا ہے' پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔ اس سال اس کورس کو ۱۵ مردوں اور ۸ خواتین نے مکمل کیا۔ اس کورس میں خواتین کی شرکت کا باپردہ اہتمام کیا گیا ہے اور کلاس روم میں ان کیلئے ایک علیحدہ کیبن بنایا گیا ہے۔ تقسیم اسناد کی تقریب سے قبل اس میں شریک طالبات کے تاثرات جاننے کیلئے خواتین کا ایک خصوصی پروگرام منعقد کیا گیا جس کی مختصر روداد پیش خدمت ہے۔ قرآن اکیڈمی خواتین ہال میں ۲۳ مئی ۲۰۰۰ بروز منگل اس تقریب کا آغاز چار بچیوں کی تلاوت سے ہوا اور اس طرح ان کی تجوید کا امتحان بھی ہو گیا۔

اس کورس میں نیویارک سے ایک خاتون محترمہ روبینہ ناز جو اپنی ۹ سالہ بیٹی حبہ اور والدہ کے ساتھ قرآن اکیڈمی میں مقیم رہیں نے شرکت کی۔ سب سے پہلے حبہ نے اپنے معصوم اور بھولے انداز میں تاثرات پیش کرتے ہوئے قرآن اکیڈمی میں رہائش پذیر اپنی تمام سہیلیوں کا الگ الگ نام لے کر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ سب مجھے ہمیشہ بہت یاد رہیں گی۔

☆ روبینہ کی والدہ محترمہ نے کہا: "مجھے قرآن مجید کا ترجمہ اور تجوید سے پڑھانے میں بیگم ڈاکٹر اسرار صاحبہ نے اور امت المعطی صاحبہ نے بہت محنت کی اور یہ اندازہ ہوا کہ قرآن صرف ناظرہ ہی نہیں بلکہ باترجمہ پڑھنا بہت بہتر ہے۔ انہوں نے دعا کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ اپنے اس سفر میں جو کچھ سیکھا ہے اس پر عمل کرنے کی توفیق بھی ہو"۔

☆ روبینہ ناز نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ "اس کورس کے ذریعہ سے قرآن مجید کا ترجمہ سمجھ میں آنے لگا ہے۔ اس کے علاوہ منتخب نصاب اور حدیث کے بارے میں تھوڑے وقت میں کافی علم اساتذہ نے دیا۔ آخر میں انہوں نے ڈاکٹر صاحب کی فیملی اور کلاس فیلوز کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ میں وہ وقت کبھی نہیں بھول سکتی جو یہاں گزارا ہے"۔

☆ کورس کی ایک طالبہ خدیجہ نے کہا کہ "جب کورس کرنے آئی تھی تو اس کی افادیت اور اہمیت مجھ پر اتنی واضح نہیں تھی لیکن الحمد اللہ اس سے کافی فائدہ حاصل ہوا ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے ترجمہ بھی کسی قدر سمجھ میں آجاتا ہے۔ نیز احادیث کی کتابوں' ضعیف اور مستند احادیث کے متعلق آگاہی ہوئی۔ اللہ توفیق دے کہ جتنا علم حاصل کیا ہے اس پر عمل بھی کروں"۔

☆ بازغہ منصور نے کہا BSC تک تعلیم حاصل کی لیکن دل مطمئن نہیں تھا کہ اس پڑھائی کا آخرت میں بھی کوئی فائدہ ہو گا یا نہیں لیکن اس کورس کے بعد یہ اطمینان ہے کہ کچھ حاصل کیا ہے۔ اس کے ذریعہ میرے خیالات میں بہت تبدیلی آئی ہے۔ یہاں صحبت اچھی ملی ہے جس سے ایمان اور عزم میں اضافہ ہوا۔ دعا ہے کہ مزید علم حاصل کروں اور دوسروں تک پہنچاؤں"۔

☆ عظمیٰ نذیر نے بتایا کہ "پہلے عربی اور منتخب نصاب کا خط و کتابت کورس مکمل کیا ہوا تھا لیکن یہاں پڑھ کر زیادہ سمجھ آیا ہے' سوچ بہتر ہوئی ہے عمل کرنے کیلئے کوشاں رہوں گی"۔

☆ انگلینڈ سے آئی ہوئیں طالبہ منزہ مسعود نے کہا کہ اس دوران جو حاصل کیا وہ بالکل ابتدائی علم تھا اب مزید علم حاصل کرنے کی خواہش ہے۔ علم کے ساتھ عمل بھی ضروری ہے ورنہ علم کا فائدہ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ لاہور میں نئے رشتے اور تعلقات بن گئے ہیں دوبارہ آؤں گی تو ضرور ملاقات کروں گی۔

☆ محترمہ سمیعہ خان جو کہ گڑھی شاہو سے روزانہ اس کورس کے لئے نہ صرف خود آتی رہیں بلکہ اپنے ساتھ کورس کی مزید دو طالبات کو بھی لاتی رہیں' نے اپنے تاثرات میں کہا "کہ دنیاوی کورسز کا کافی مشاہدہ کیا لیکن اس کورس کی افادیت زیادہ نظر آئی۔ اب دعا ہے کہ جو کچھ سیکھا ہے اس کو اپنے اوپر Apply بھی کروں"۔

☆ خنساء عارف نے سورۂ رحمٰن کی ابتدائی چار آیات کے حوالے سے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا "کہ اس نے قرآن کا علم جو چوٹی کا علم ہے اس کو سیکھنے کا موقع دیا اور اب اللہ سے دعا ہے کہ وہ چوٹی کی صلاحیت یعنی کہ بیان کرنے کی صلاحیت بھی عطا کرے۔ انہوں نے کہا کہ عربی گرامر سیکھ لی ہے۔ بغیر گرامر کے قرآن پڑھنے کا مزہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام اساتذہ خاص طور پر عربی کے استاد کی مشکور ہوں"۔

☆ طوبیٰ اسعد نے کہا کہ اس کورس کو بہت مفید پایا۔ اگرچہ دینی گھرانے میں پیدا ہونے کی وجہ سے اکثر دینی تعلیمات گھر سے ہی مل جاتی ہیں لیکن اس کورس کے ذریعے بہت سی ایسی مزید معلومات حاصل ہوئیں جن کا علم پہلے نہ تھا۔ عمل کئے اور آگے پہنچائے بغیر علم کا اصل حق ادا نہیں ہوتا"۔

آخر میں محترمہ ناظمہ صاحبہ نے طالبات کے تاثرات پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں ایسی جماعت بننا چاہئے جو بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ ہمیں اس کام کو اپنا فرض اور ذمہ داری سمجھ کر کرنا چاہئے۔ انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ آئندہ یہ کورس مردوں کے ساتھ نہ ہو بلکہ علیحدہ سے ہو اور جن بچیوں نے مرد اساتذہ سے سیکھا ہے وہ اسی طرح آگے خواتین کو سکھائیں۔ تقریب کے اختتام میں حاضرات کو پر تکلف چائے پیش کی گئی۔

(رپورٹ : راضیہ عاکف)

ضرورت رشتہ

کراچی میں مقیم اردو اسپیکنگ ۳۵ سالہ اعلیٰ تعلیم یافتہ نجی ادارے میں ملازم لڑکے کیلئے جس کے والدین فوت ہو چکے ہیں اعلیٰ تعلیم یافتہ باپردہ لڑکی اور ان کی بہنوں کیلئے جن کی عمر ۲۴ اور ۲۲ سال ہیں اور جو بالترتیب انٹر اور میٹرک پاس ہیں مناسب رشتے درکار ہیں۔

رابطہ : رفیق تنظیم اسلامی عبدالصمد

B-36-26/10 لانڈھی' کراچی 75160

اعتذار

ندائے خلافت کے شمارہ نمبر22 میں سردار سلیم خان گوپانگ کے دوست عبدالرشید رحمانی صاحب کی اطلاع اور روزنامہ جنگ لاہور 14 مئی 2000ء کی خبر کی بنیاد پر ان کی شہادت کی خبر شائع کر دی گئی تھی لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ سردار سلیم خان صاحب بخیر و عافیت ہیں اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ گھر میں موجود ہیں۔ ادارہ سردار سلیم خان گوپانگ اور ان کے اعزہ و اقرباء سے ان کی شہادت کی غلط خبر کی اشاعت پر معذرت خواہ ہے۔

پی ٹی وی کی تاریخ کے مقبول ترین مذہبی پروگرام

"الھدیٰ" کے مقرر

ڈاکٹر اسرار احمد

کے سلسلۂ تقاریر پر مبنی پروگرام :

حقیقت دین

ہر جمعرات' شام سوا چھ بجے !

پی ٹی وی ورلڈ (PTV World)

پر ملاحظہ کیجئے۔ علاوہ ازیں یہ پروگرام

نشر مکرر کے طور پر

ہر اتوار' صبح ساڑھے نو بجے !

Ptv پر بھی دکھایا جاتا ہے

محترم جناب مدیر ندائے خلافت!

السلام علیکم!

ندائے خلافت ۲۵ تا ۳۱ مئی' شمارہ ۲۰ موصول ہوا۔ ویسے تو ماشا اللہ ندائے خلافت کے تمام شمارے ہی Informative اور شاندار ہوتے ہیں۔ تمام مضامین بہت ہی اچھے ہوتے ہیں۔ مگر شمارہ نمبر ۲۰ جیسے ہی موصول ہوا اور میں نے پڑھنا شروع کیا تو میں اسے ایک ہی نشست میں پڑھنے پر مجبور ہوگیا۔ یہ شمارہ انتہائی Comprehensive (مختصر مگر جامع) تھا۔ خصوصاً ملک کی موجود صورت حال کے حوالے سے جناب مرزا ایوب بیگ صاحب کا تجزیہ انتہائی پر اثر تھا۔ مجھے ان دنوں ملکی صورت حال سے متعلق کئی مضمون پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے مگر یہ مضمون بے مثال ہے۔ اس مضمون میں جس باریک بینی سے صورت حال کا تجزیہ کیا گیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس کے علاوہ بھی باقی مضامین "ترکی' اسلام اور سیکولرازم کی کشمکش" اور ۲۸ مئی کے حوالے سے یوم تکبیر رب بھی بہت ہی Informative ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ ادارہ ندائے خلافت اپنے اس اعلیٰ معیار کو ہمیشہ قائم رکھے۔ اور مہنگائی کے اس دور میں اتنی کم قیمت پر بیش بہا معلومات لوگوں کو پہنچاتا رہے (آمین)

میں مدیر جناب حافظ عاکف سعید صاحب' نائب مدیر فرقان دانش خان' مرزا ایوب بیگ' نعیم اختر عدنان اور سردار اعوان صاحب کو اتنی اچھی علمی کاوش پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ باقی ادارے کے تمام اراکین کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

میں اس دعا کے ساتھ آپ سے اجازت چاہتا ہوں ؎

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار

والسلام

شادمان مسعود صدیقی

963/B' اسٹریٹ ۹' افشاں کالونی' راولپنڈی

مرزا ایوب بیگ صاحب تصویر کا صحیح رخ دیکھنے کے لئے سندھ کا دورہ کریں

ایڈیٹر ندائے خلافت

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

۴ مئی کے ندائے خلافت شمارہ نمبر ۱۷ میں مرزا ایوب بیگ صاحب کا تجزیہ پڑھ کر کچھ بے چینی سی پیدا ہوئی اگر کسی اور اخبار میں اس قسم کا مضمون پڑھا ہوتا تو ہمیں کوئی فکر نہ ہوتی لیکن چونکہ ندائے خلافت ہماری تنظیم کا ترجمان ہے ہم اپنی دعوت کو آگے بڑھانے کے لئے اس کا سہارا لیتے ہیں چنانچہ کسی بھی غیر متوازن تحریر سے ہمارا توازن بگڑنے لگتا ہے۔

مرزا ایوب بیگ صاحب کی دیانتداری پر ہم کسی قسم کا شبہ نہیں کرتے' البتہ پنجاب میں بیٹھ کر صرف اخبارات کی سرخیوں سے سندھ کی تصویر تو دیکھی جا سکتی ہے مگر ان سرخیوں کی حدت محسوس نہیں کی جا سکتی مرزا ایوب بیگ صاحب کے تجزیہ سے یوں محسوس ہوتا ہے مرزا صاحب الطاف حسین کی یلغار کے سامنے پنجابی اسٹیبلشمنٹ کے لئے ڈھال بن رہے ہیں۔ بیگ صاحب سے ہماری گزارش ہے کہ کچھ عرصے کے لئے سندھ کا دورہ کریں اور یہاں پر بسنے والے لوگوں کے دلوں کی آواز سنیں اس لئے کہ سندھ کی جو تصویر وہ پنجاب میں بیٹھ کر دیکھتے ہیں اس میں آواز نہیں ہوتی۔ یہاں پر بسنے والے کس کس کے ستائے ہوئے ہیں خواہ وہ الطاف حسین کی پارٹی ہو یا پنجابی اسٹیبلشمنٹ کی۔ اگر بیگ صاحب یہ مشاہدہ کریں تو ان کے تجزیہ میں توازن پیدا ہو جائے گا اور وہ کسی طرح پنجابی اسٹیبلشمنٹ کے لئے ڈھال نہیں بنیں گے۔

محمد عبدالصمد ماجد

رفیق تنظیم اسلامی شرقی نمبر ۳' کراچی

امیر تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا

خطابِ جمعہ

تنظیم اسلامی کے ویب سائٹ پر بھی سُنا جاسکتا ہے

ویب سائٹ ایڈریس :

www.tanzeem.org

نیز ہمارا ای میل ایڈریس یہ ہے :

anjuman@brain.net.pk

نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا ابوالکلام آزادؒ

موزوں کلام میں جو ثنائے نبیؐ ہوئی
تو ابتدائے طبع رواں منتہی ہوئی

ہر بیت میں جو وصف پیمبرؐ رقم کیے
کاشانہ سخن میں بڑی روشنی ہوئی

ظلمت رہی نہ پر تو حسن رسولؐ سے
بیکار اے فلک شب مہتاب بھی ہوئی

ساقی سلسبیل کے اوصاف جب بڑھے
محفل تمام مست مئے بے خودی ہوئی

دل کھول کر رسولؐ سے میں نے کیے سوال
ہرگز طلب میں عار نہ پیش سخی ہوئی

تاریک شب میں آپؐ نے رکھا جہاں قدم
مہتاب نقش پا سے وہاں روشنی ہوئی

سالک ہے جو کہ جادہ عشق رسولؐ کا
جنت کی راہ اس کے لئے ہے کھلی ہوئی

کاروانِ خلافت منزل بہ منزل

تنظیم اسلامی باغ آزاد کشمیر کی دعوتی سرگرمیاں

ضلع مظفر آباد و ضلع پونچھ (راولا کوٹ) کے درمیان واقع شہر باغ اپنے قدرتی حسن کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔ یہ گنجان آباد شہر ہے۔ شہر کے عین وسط میں تنظیم اسلامی باغ کا دفتر ہے۔ تنظیم اسلامی باغ کے رفقاء کی اکثریت اسی شہر میں مقیم ہے۔ امیر تنظیم باغ محترم زراب عباسی صاحب اپنے رفقاء' پروفیسر افتخار عباسی' زین العابدین' حاجی آزاد اور مشتاق ہاشمی کی معیت میں دعوتی سرگرمیوں کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ دفتر تنظیم اسلامی باغ روزانہ بعد نماز مغرب تا عشاء کھلا رہتا ہے۔ اس دوران امیر محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد کا درس قرآن بذریعہ ویڈیو ہوتا ہے۔ اس پروگرام میں رفقاء کے علاوہ احباب کی خاصی تعداد شریک ہوتی ہے۔ اس مرتبہ سالانہ اجتماع کے بعد دروس قرآن کے دو پروگرام جناب خالد محمود عباسی امیر تنظیم اسلامی بیروٹ نے ایلیمنٹری کالج مردانہ باغ اور گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج باغ میں کیے ہیں۔ یہ دونوں پروگرام بھرپور انداز میں ہوئے ہیں۔ دونوں پروگراموں میں اہل علم کی خاصی تعداد نے شریک رہی ہے۔

مزید دعوتی پروگراموں کے حوالے سے باغ شہر کے مختلف اہم مقامات کے جناب زراب عباسی امیر تنظیم اسلامی باغ نے "سائن بورڈز" تیار کروا کر آویزاں کیے ہیں۔ ان "سائن بورڈز" کی بدولت تنظیم اسلامی کے تعارف میں اچھا خاصہ اضافہ ہوا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ پاک رفقاء کی اس سعی کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین

(رپورٹ: نذیر احمد اعوان)

جامع مسجد ڈھیری وٹاں ضلع بھمبر میں دعوتی پروگرام

منور حسین ملتزم رفیق کچھ عرصہ سے جامع مسجد ڈھیری وٹاں میں ہر ہفتہ درس قرآن کے ذریعے قرآن حکیم کا پیغام پہنچا رہے ہیں' انہیں چوہدری منیر صاحب' ڈاکٹر خورشید اور دوسرے احباب کا تعاون حاصل ہے۔ گذشتہ ماہ شب برسی کے موقع پر طے پایا کہ ۳ جون ہفتہ بعد نماز عصر مذکورہ مسجد میں دعوتی پروگرام رکھا جائے چنانچہ مسجد دارالسلام جبی میں رفقاء چار بجے جمع ہوئے اور محمود اختر نقیب اُسرہ کی گاڑی پر ۹ رفقاء پر مشتمل قافلہ روانہ ہوا۔ مقررہ وقت پر خاصی تعداد میں احباب مسجد میں موجود تھے۔ نماز عصر کے فوراً بعد منور حسین نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور پروگرام کی غرض و غایت بیان کی۔ راقم نے سورۃ آل عمران کی آیات ۱۰۴ تا ۱۰۹ تلاوت کی سعادت حاصل کر کے گفتگو کا آغاز کیا۔ تنظیم اسلامی کا تعارف پیش کیا اور اسلام میں جماعتی زندگی کی اہمیت بیان کی۔ موجودہ ملکی اور عالمی حالات کے تناظر میں اہل ایمان کو ان کے دینی فرائض کی یاد دہانی کرائی اور نوجوانوں کو قرآن کریم کی طرف رجوع کرنے اور قرآن کے پنجگانہ حقوق ادا کرنے کی پر زور تلقین کی۔ فرقہ بندی اور باہمی اختلافات کی شناخت جس شدت کیساتھ ان آیات میں بیان ہوئی ہے اسے قدرے وضاحت کے ساتھ بیان کیا۔ ایک گھنٹہ کی اس نشست میں حاضرین ہمہ تن گوش رہے۔ دعا پر دعوتی نشست کا اختتام ہوا۔ ازاں بعد ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے جن کے عنوانات "پاکستان ایک فیصلہ کن دوراہے پر!" اور "دجالی فتنہ اور اہل وطن کی ذمہ داریاں" تھے۔ اس دعوتی پروگرام میں ۳۰ سے زائد حاضرین شریک تھے۔ رفقاء میں راقم کے علاوہ محمود اختر' منور حسین' ظفر اقبال' عطاالرحمن صدیقی' عبدالباسط فاروقی' ڈاکٹر فضل الرحمن' نائب حسین' غلام سلطان اور شکیل بن نائب شامل تھے۔

اس پروگرام میں رفقاء کی شرکت بھرپور تھی۔ محمود قاضی نے گاڑی کی سروس فی سبیل اللہ فراہم کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم کو غلبۂ دین کے لئے اپنا تن من دھن لگانے کی توفیق عطا کرے! آمین

(رپورٹ: سید محمد آزاد)

اُسرہ اوچ کا ایک روزہ دعوتی پروگرام

تنظیم اسلامی حلقہ سرحد کے مشاورتی اجلاس میں طے شدہ پروگراموں کے ذیل میں ۲۰' ۲۱ مئی کو اُسرہ اوچ کے زیر اہتمام ایک روزہ پروگرام بنڑگے جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ اس پروگرام کیلئے ایک ہفتہ پہلے رفقاء اُسرہ اوچ نے کام کا آغاز کیا۔ دعوتی خطوط لکھے گئے اور پوسٹرز لگائے۔ پروگرام کو کامیاب بنانے کیلئے اوچ کی مختلف مساجد میں دعوتی نوعیت کے بیانات کئے گئے۔

۲۰ مئی بعد از نماز عصر مولانا غلام اللہ خان حقانی نے پروگرام کا افتتاح درس قرآن سے کیا۔ بعد از نماز مغرب قاضی فضل حکیم کا بیان تھا۔ موضوع تھا "عبادت رب" آپ نے اپنے بیان میں عبادت رب کے موضوع پر جامع مانع بیان کر کے سامعین کو عبادت رب کے مفہوم اور اس کے جملہ تقاضوں سے روشناس کرایا۔ مسجد کے پیش امام حافظ محمد گل صاحب کے دعائیہ کلمات پر یہ نشست اختتام پذیر ہوئی۔ بعد از نماز عشاء پروگرام کا دوسرا خطاب ہوا۔ اُسرہ خار کے نقیب گل رحمان نے دین و مذہب کے فرق کو پہلے سے تیار شدہ ایک چارٹ کی مدد سے بیان کیا۔ انہوں نے قرآنی آیات کے حوالوں سے رب' دین' اسلام جیسی اصطلاحات کے لغوی اور اصطلاحی مفاہیم کو اچھے انداز میں واضح کیا۔

نماز فجر کے بعد تنظیم اسلامی کے معمر رفیق مولانا حضرت گل نے عام فہم انداز میں درس قرآن دیا۔ آپ نے قرآن کے مختلف مقامات سے فرائض دینی کے جامع تصور کے ساتھ اقامت دین کی ضرورت کو دلنشیں انداز میں بیان کیا۔ انہوں نے سامعین کو دعوت فکر دی کہ وہ تنظیم اسلامی کے پروگرام کو شعوری انداز میں قبول کر کے اسلامی انقلاب برپا کرنے میں ہمارا ساتھ دیں۔

پروگرام کے دوسرے روز ٹھیک نو بجے پہلی نشست شروع ہوئی۔ اس نشست کے مقرر حافظ محمد مقصود صاحب تھے۔ انہوں نے فرائض دینی کے جامع تصور پر ایک بندہ مومن کے دینی فرائض کا نقشہ بڑے دلکش پیرائے میں قرآنی آیات اور احادیث نبویؐ کی مدد سے سامعین پر واضح کیا۔ انہوں نے بندہ مومن کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کیلئے قرآن و حدیث کی تعلیمات کا خلاصہ بیان کر کے سامعین پر زور دیا کہ وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی قرآن و حدیث کے مطابق گزارے۔

دوسری نشست کے مقرر تھے مالاکنڈ ڈویژن کے رفیق محمد فہیم خان۔ بیعت کی شرعی اہمیت پر موصوف نے اپنے مخصوص انداز کافی مدلل اور پر مغز بیان کیے۔

اگلی نشست کے مقرر تھے' مولانا غلام اللہ خان حقانی۔ آپ نے منہج انقلاب نبویؐ کے پہلے مرحلے "نظریہ اور اس کی اشاعت" پر مفصل خطاب کیا۔ اس بیان کا دورانیہ ایک گھنٹہ اور دس منٹ تھا۔ انہوں نے انقلابی نظریہ کے جملہ پہلوؤں کو خوبصورتی کے ساتھ اجاگر کیا۔ دینی جماعتوں اور تنظیم اسلامی کے نظریاتی فرق کو بھی آپ نے مدلل انداز میں بیان کیا۔ ایک نظریاتی ورکر اور ایک سیاسی ورکر' ایک نظریاتی رشتے اور ایک سیاسی رشتے' ایک نظریاتی لیڈر اور ایک سیاسی لیڈر کے درمیان جو فرق ہوتا ہے آپ نے قرآن و حدیث' تاریخ اور مشاہداتی تجربہ کے آئینہ میں سامعین پر واضح کیا۔

آپ نے انقلابی مراحل کے خشک مضمون کو مشاہداتی و واقعاتی مثالوں' ادیبانہ و ظریفانہ لب ولہجہ اور عالمانہ و خطیبانہ انداز میں ایسی خوبصورتی کے ساتھ بیان کیا کہ موضوع کا کوئی پہلو تشنہ نہ رہا۔

آخر میں سوال و جواب کی نشست ہوئی جو کہ ۵۰ منٹ تک جاری رہی۔ کا انعقاد ہوا۔ سامعین نے سوال و جواب کی نشست میں کافی دلچسپی لی۔ سوالوں کے جواب مولانا غلام اللہ خان حقانی نے بڑے عام فہم انداز میں دیکر سامعین کی تشفی فرمادی۔ آخر میں مولانا حضرت گل کے دعائیہ کلمات سے اُسرہ اوچ کا یہ کامیاب پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

پروگرام کو علاقہ اوچ کے لوگوں نے بہت سراہا۔ علماء' ڈاکٹرز' وکلاء' تاجر' اساتذہ اور طلبہ نے اس پروگرام کے انعقاد پر اُسرہ اوچ کے رفقاء کو کھل کر داد دی اور مطالبہ کیا کہ آئندہ بھی ایسے پروگرام منعقد کیے جائیں۔

(رپورٹ: حاجی قاسم نقیب اُسرہ اوچ)

تنظیم اسلامی گوجر خان کی دعوتی سرگرمیاں

مورخہ ۷ مئی ۲۰۰۰ بروز اتوار گوجر خان میں خواتین کے درس ہوئے۔ درس قرآن کیلئے اسلام آباد سے رانا عبدالغفور صاحب کی صاحبزادی تشریف لائیں۔ سب سے پہلے گوجر خان کے قریب مانکیالہ گاؤں میں ساڑھے آٹھ بجے درس قرآن شروع ہوا۔ جس میں تقریباً ۵۵ کے قریب خواتین نے شرکت کی۔

اس کے بعد موصوفہ نے ریاض علی ترابی مرحوم رہائش گاہ پر گیارہ بجے درس دیا۔ دونوں مقامات پر سورۃ بنی اسرائیل کی چند آیات کا درس ہوا۔ جس میں والدین کے حقوق پر زور دیا گیا تھا۔ اس درس میں بھی تقریباً ۵۰ کے قریب خواتین شامل تھیں۔

مورخہ ۱۲ مئی ۲۰۰۰، جناب شمس الحق اعوان ناظم حلقہ پنجاب شمالی نے سول ہسپتال جامع مسجد گوجر خان میں "پاکستان ایک فیصلہ کن دوراہے پر" خطاب کیا۔ جامع مسجد میں جمعہ کی نماز ایک بجے ادا کی جاتی ہے۔ اعوان صاحب نے بارہ بج کر پچیس منٹ پر خطاب شروع کیا۔ حمد و ثناء کے بعد امریکی صدر بل کلنٹن کے دورہ پاکستان اور ورلڈ بینک، آئی ایم ایف اور ڈبلیو۔ ٹی۔ او کی ظالمانہ پالیسی کے بارے میں عوام کو آگاہ کیا۔ اور لوگوں کو اس بات کیلئے فکر مند کیا کہ اگر آج ہم ان حالات میں اکٹھے نہ ہوئے تو آنے والا وقت بہت کٹھن مرحلہ ہوگا۔ اس کے علاوہ ۵ جون تا ۱۱ جون کو ہونے والی نیویارک خواتین کانفرنس کے بارے میں بتایا۔ آخر میں سوال و جواب کی نشست ہوئی۔

(رپورٹ : زیڈ اے عباسی)

تنظیم اسلامی ذیلی حلقہ سرحد وسطی
کا ایک روزہ پروگرام

تنظیم اسلامی ذیلی حلقہ سرحد وسطی کے زیر اہتمام دعوتی و تربیتی پروگرام جامع مسجد کمال خیل 'پنج پیر' صوابی میں ایک روزہ کی شکل میں مورخہ ۲۸/۲۷ مئی ۲۰۰۰ء کو منعقد ہوا۔ میزبانی کے فرائض پنج پیر کے ملتزم رفقاء حضرت گل استاد اور جان اصغر نے ادا کئے۔

پروگرام کا آغاز نماز مغرب کے بعد ڈاکٹر حافظ مقصود صاحب نے توحید عملی پر درس سے کیا۔ نماز عشاء کے بعد بدرشی کے نقیب قاضی فضل حکیم نے دین، مذہب کا فرق بورڈ کے ذریعے سامعین کے سامنے واضح کیا۔

نماز فجر کے بعد اسرہ خویشگی کے نقیب حافظ ساوید احمد خان نے تذکیر بالقرآن کے ضمن میں سورۃ اللیل کا درس دیا۔ صبح ۸ بجے قاضی فضل حکیم نے فرائض دینی کے جامع تصور کو بورڈ کی مدد سے سامعین پر واضح کر دیا۔ ۹ بجے ناظم تربیت جناب غلام اللہ خان صاحب حقانی نے تفہیم دین پر سیر حاصل خطابات ارشاد فرمائے۔ اس کے بعد سوال جواب کی نشست ہوئی اور یوں دن ایک بجے یہ اجتماع مسنون دعا کے ساتھ اختتام پزیر ہوا۔ (رپورٹ : شیر قادر)

تنظیم اسلامی ذیلی حلقہ سرحد وسطی
کا ایک روزہ پروگرام

تنظیم اسلامی ذیلی حلقہ سرحد وسطی کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام جامع مسجد نوشہرہ کینٹ میں ایک روزہ کی شکل میں مورخہ ۲۹/۳۰ اپریل ۲۰۰۰ء کو منعقد ہوا۔ میزبانی کی ذمہ داری اسرہ بدرشی کی تھی۔ ۱۲۰۰ دعوت نامے تیار کر کے تقسیم کئے گئے۔

پروگرام کا آغاز مغرب کے بعد مردان کے جناب ڈاکٹر حافظ مقصود نے "نیکی کی حقیقت" پر درس سے کیا۔ نماز عشاء کے بعد جناب غلام اللہ خان حقانی نے "قرآن حکیم اور امت مسلمہ" کے موضوع پر مفصل خطاب ارشاد فرمایا۔

نماز فجر کے بعد پنج پیر کے حضرت گل استاد نے "قرآن مجید کے حقوق" پر سیر حاصل گفتگو کی۔ صبح ۹ بجے قاضی فضل حکیم نے "مطالبات دین" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس کے بعد علی الترتیب جناب ضمیر اختر صاحب نے "عبادت رب" کے موضوع پر، جناب ڈاکٹر حافظ مقصود نے "شہادت علی الناس" پر اور مولانا غلام اللہ خان حقانی نے "اقامت دین اور منہج انقلاب نبویؐ" کے موضوعات پر خطابات کئے اور یوں دن ایک بجے یہ ایک روزہ پروگرام مسنون دعا کے ساتھ اختتام پزیر ہوا۔

(رپورٹ : شیر قادر)

فری سمر کیمپ

نویں اور دسویں جماعت کی اسلامیات اور انگلش گرامر کی کلاسز کا بلامعاوضہ اجراء

مزید برآں اس کلاس میں قواعد تجوید، ناظرہ قرآن، ارکان اسلام، مسائل نماز اور ابتدائی عربی گرامر کے بارے میں بھی طلبہ کو بنیادی معلومات مہیا کی جائیں گی تاکہ وہ خود کسی حد تک ترجمہ کے بغیر قرآن کو سمجھنے کے قابل ہو سکیں۔

اوقات کار

آغاز : سوموار 19 جون 2000ء صبح 30-8 بجے

دن : ہفتہ میں 4 دن (سوموار تا جمعرات)

وقت : صبح 30-8 بجے تا 30-10 صبح

بمقام : دفتر تنظیم اسلامی لاہور جنوبی

866- این، پونچھ روڈ نزد سبز کوٹھیاں سمن آباد

نوٹ : رجسٹریشن روزانہ شام 6 بجے تا رات 9 بجے دفتر لاہور جنوبی میں کرائی جا سکتی ہے۔

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں

نعیم اختر عدنان

☆ بھارتی وزیر داخلہ کشمیر کی تحریک کو کچلنے کی غرض سے تعاون حاصل کرنے کے لئے اسرائیل کا دورہ کریں گے۔ (ایک خبر)

✪ آزادی کی جدوجہد کو اگر کچلا جا سکتا تو یہ کام اسرائیل فلسطین میں کب کا کر چکا ہوتا۔

☆ سابقہ حکومت نے پوش علاقوں میں عوام کی دولت پانی کی طرح بہائی۔ (گورنر پنجاب)

✪ گورنر صاحب آپ بیان بازی کرنے کی بجائے کچھ کر کے دکھائیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

☆ رشوت لینے کے جرم میں خصوصی عدالت کے جج کو سات سال قید ۲ لاکھ روپے جرمانہ کی سزا۔

✪ "رشوت از عدالت" "برخیزد کجا انصاف ماند"

☆ ربیع الاول نذر و نیاز کا مہینہ ہے اس لئے ہڑتال ملتوی کی ہے۔ (تاجر رہنما عمر سیلیا کا بیان)

✪ شکر ہے قوم اور ملک کا خون نچوڑنے والوں کو "نذر و نیاز" کا بھی خیال آیا۔

☆ ضلع ٹیکس اور محصول چونگی کا نظام پھر سے بحال کرنے کا فیصلہ (ایک خبر)

✪ "آئین نو" اختیار کرنے کی بجائے فوجی حکومت "طرز کہن" کو نہ جانے کیوں لانا چاہتی ہے؟

☆ فوج نے مجھے کارگل آپریشن سے بے خبر رکھا۔ (نواز شریف)

✪ میاں صاحب یہ تو آئی ایس آئی کے سربراہ جنرل ضیاء الدین کی نالائقی کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔

Vol : 9 Regd. CPL No.127 No.23
WEEKLY NIDA-I-KHILAFAT LAHORE

تنظیم اسلامی کے حکومت سے مطالبات پر مبنی اخباری اشتہارات جو نمایاں قومی اخبارات میں شائع کرائے گئے۔ ان اشتہارات کا ایک اہم مقصد عوام میں دینی و ملی شعور کو بیدار کرنا بھی تھا جو بحمد اللہ بخوبی پورا ہوا۔ (ادارہ)

حکومت پاکستان محتاط رہے!

5 تا 9 جون نیویارک میں یو این او کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی

"بیجنگ پلس فائیو کانفرنس"

کے فیصلوں میں شریعت اسلامی کے خلاف کسی امر کی ہرگز توثیق نہ کی جائے!
اور بہتر ہے کہ اس کے ضمن میں اپنے موقف کی پیشگی منظوری
کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی سے حاصل کر لی جائے!
خطیب حضرات سے بھی استدعا ہے کہ خطاب جمعہ میں اس پر روشنی ڈالیں
المستدعی : **ڈاکٹر اسرار احمد**، امیر تنظیم اسلامی

روزنامہ جنگ اور روزنامہ نوائے وقت کی ۲ جون کی اشاعت میں شائع ہوا

حکومت پاکستان اور چیف ایگزیکٹو متوجہ ہوں!

اور بالخصوص وزیر داخلہ اور وزیر مالیات کان کھول کر سن لیں کہ :
سلطنت خداداد پاکستان کی **تقدیر** معیشت کی بحالی سے نہیں بلکہ
صرف اور صرف **اسلام** سے وابستہ ہے!
نیز معیشت کی بحالی کا راز بھی ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف سے وفادارانہ وابستگی میں نہیں
بلکہ صرف اندرونی اور بیرونی دونوں قرضوں پر **سُود** کی ادائیگی کے فوری خاتمے میں مضمر ہے!
اور الحمد للہ کہ ہمیں بیرونی قرضوں پر سود کی ادائیگی سے انکار کے "یک طرفہ" فیصلے کا مکمل اخلاقی جواز امریکہ بہادر نے F-16 طیاروں کی فروخت کے "دو طرفہ" معاہدے کی "یک طرفہ" منسوخی سے عطا کر دیا ہے!

ڈاکٹر اسرار احمد امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت پاکستان!

روزنامہ نوائے وقت میں ۴ اور ۶ جون کو جبکہ روزنامہ خبریں میں ۴ جون کو شائع ہوا

بقیہ : عالم اسلام

مظلوم ہوں، مسلمانوں کے خطوں میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں ہو رہی ہوں اور ظلم کرنے والے کافر ہوں تو سب کو چپ سی لگ جاتی ہے۔ اندھے، بہرے اور گونگے ہو جاتے ہیں۔ مجرمانہ خاموشی کے ساتھ معاملات کو دبا دیا جاتا ہے۔ یہ سب حقائق جو ہم نے آپ کے سامنے پیش کئے ہیں، ہمیں انڈونیشیا سے متعلق کئی اہم مسلم شخصیات کے ذریعے معلوم ہوئے۔ یہ ان واقعات کا عشر عشیر بھی نہیں ہیں کہ جو وہاں ہو رہے ہیں۔ لیکن میڈیا سے ہمیں صرف یہی پتہ چلتا ہے کہ وہاں صرف معمولی نوعیت کے آپس میں فسادات ہو رہے ہیں اور بس!!

یہاں مسلمانوں کو کس جرم کی سزا دی جارہی ہے؟ یہ وہی جرم ہے جو کشمیر کے مسلمانوں نے کیا ہے، جو چیچنیا، کسووا، بوسنیا، فلپائن، فلسطین، برما، ہندوستان، اریٹیریا کے مسلمانوں نے کیا۔ اور وہ جرم کیا ہے؟ قرآن مجید وضاحت کرتا ہے : ﴿وَمَا نَقَمُوْا اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ﴾

بقیہ : متحدہ محاذ

۱) حکومت سے اسلامی دفعات کو P.C.O. میں شامل کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔
۲) مولانا یوسف لدھیانوی صاحب کے قتل پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے ان کے قاتلوں کو جلد از جلد گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔
۳) نیز میڈیا سے فحاشی اور عریانی کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

انتقال پر ملال اور دعائے صحت

بزرگ رفیق تنظیم محترم نجیب صدیقی صاحب کی والدہ رحلت فرما گئیں۔ اللھم اغفرلھا وارحمھا وادخلھا فی رحمتک وحاسبھا حسابا یسیرا۔

خود محترم نجیب صدیقی صاحب بھی عرصہ دراز سے صاحب فراش ہیں اور انہیں ہفتہ میں تین بار ڈائلاسیس کے عمل سے گزرنا پڑتا ہے رفقاء سے اپیل ہے کہ ان کی صحت یابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

☆ ☆ ☆

رفیق تنظیم اسلامی لاہور جنوبی اخلاق احمد فاروقی کے برادر افضال فاروقی کی اہلیہ محترمہ قضائے الٰہی سے ۵ جون ۲۰۰۰ء بروز پیر کو رحلت فرما گئیں۔ قارئین سے ان کے لئے دعائے مغفرت اور بلندی درجات کی درخواست ہے۔